13973 ـ قسطوں ميں فروخت كرنے كےليے قيمت بڑھانا جائز ہے

سوال

كيا سامان كي قيمت بڑھا كرقسطوں ميں فروخت كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

بيع التقسيط ميں فروخت كرده چيز فوري طور پر دي جاتي ہےاور اس كي مكمل يا كچھ قيمت معلوم مدت اور قسطوں ميں ادا كي جاتي ہے.

اس كا حكم جاننےكي اہميت:

بيع التقسيط ان مسائل ميں سے ہے اس دور ميں جن كا حكم معلوم كرنے كا اہتمام كرنا ضروري ہے اس ليے كہ اس وقت دوسري جنگ عظيم كےبعد يہ مسئلہ بہت سي امتوں اور افراد ميں پھيل چكا ہے.

كمپنياں اور ادارے سامان بنانےاور باہر سےلانےوالوں سے قسطوں ميں خريداري كرتےاور اپنےگاہكوں كوبھي قسطوں ميں فروخت كرتےہيں، مثلا گاڑياں، جائداد، اور مختلف قسم كےآلات وغيره.

اور بنك وغيره بھي اسے پھيلانے كا باعث بنےہيں، اس طرح كہ بنك سامان نقد خريد كراپنے ايجنٹوں كو ادھارقيمت (قسطوں پر) فروخت كرتے ہيں.

قسطوں ميں فروخت كرنے حكم :

بيع النسيئة كےجواز ميں نص وارد ہے، اوريہ قيمت كومؤخر كرنے والي بيع كانام ہے.

بخاري اور مسلم نے عائشہ رضي اللہ تعالي عنها سے بيان كيا ہے كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے ايك يهودي سے ادھار غلہ خريدا اور اس كےپاس اپني لوہے كي درعہ رہن ركھي. صحيح بخاري حديث نمبر (2068) صحيح مسلم حديث نمبر (1603) .

يہ حديث قيمت ادھار كرنے كي بيع پر دلالت كرتي ہے، اور قسطوں كي بيع بھي قيمت ادھار كرنے كي بيع ہے، اس ميں

غايت يہ ہے كہ اس ميں قيمت كي قسطيں اورہرقسط كي مدت مقرر ہوتي ہے.

اور حكم شرعي ميں اس كا كوئي فرق نہيں كہ ادھار كردہ قيمت كي مدت ايك ہو يا كئي ايك مدتيں مقرر كي ہوں .

عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا بيان كرتي ہيں كہ ميرے پاس بريرہ رضي اللہ تعالي عنھا آئيں اور كہنےلگي: ميں نےاپنےمالكوں سے نو اوقيہ ميں كتابت كي ہے اور ہر برس ايك اوقيہ دينا ہے... صحيح بخاري حديث نمبر (2168) .

اور يہ حديث ادھارقسطوں ميں قيمت كي ادئيگي كے جواز كي دليل ہے.

اگرچہ قيمت ادھار كرنےميں جواز كي نصوص وارد ہيں ليكن اس كي كوئي دليل اور نص نہيں ملتي كہ ادھار كي وجہ سے قيمت بھي زيادہ كرني جائز ہے.

اسي ليے علماء اكرام اس مسئلہ كےحكم ميں اختلاف كرتےہيں:

بہت كم علماء اس كي حرمت كےقائل ہيں اس ليے كہ يہ سود ہے.

ان كا كہنا ہےكہ: اس ليے كہ اس ميں قيمت زيادہ ہے اوريہ زيادہ قيمت مدت كے عوض ميں ہے اور يہي سود ہے.

اورجمہور علماء كرام جن ميں آئمہ اربعہ شامل ہيں اس كےجواز كے قائل ہيں .

ذيل ميں اس كےجواز كي عبارات پيش كي جاتي ہيں:

حنفي مذھب ميں ہےكہ :

(بعض اوقات مدت كےعوض قيمت بڑھ جاتي ہے) ديكھيں بدائع الصنائع (5 / 187) .

مالكي مذھب :

(وقت كےليے قيمت ميں سے كچھ مقدار ركھي گئي ہے) بداية المجتھد (2 / 108) .

شافعي مذھب :

(نقد پانچ ادھار ميں چھ كےبرابر ہے) الوجيز للغزالي (1 / 85)

حنبلي مذھب :

(مدت قيمت ميں سے كچھ حصہ ليتي ہے) فتاوي ابن تيمية (29 / 499).

اس پر انہوں نے كتاب وسنت سے دلائل بھي ليے ہيں ان ميں بعض ذيل ميں پيش كيے جاتےہيں:

1 ـ فرمان باري تعالي ہے:

اللہ تعالي نے بيع حلال كي ہے البقرۃ (275).

آيت عموم كےاعتبار سے بيع كي سب صورتوں كو شامل ہے اوراس ميں مدت كےعوض ميں قيمت زيادہ كرنا داخل ہے.

2 ـ اور ايك مقام پر اللہ تعالي نےاس طرح فرمايا:

اے ايمان والو تم آپس ميں ايك دوسرے كا مال باطل طريقہ سے نہ كھاؤ مگر يہ كہ تمہاري آپس كي رضامندي سے خريدوفروخت ہو النساء (29).

يہ آيت بھي عموم كےاعتبار سے طرفين كي رضامندي كي صورت ميں بيع كے جواز پر دلالت كرتي ہے، لھذا جب خريدار اور تاجر مدت كےعوض قيمت بڑھانےميں اتفاق كرليں تو بيع صحيح ہوگي.

3 ـ امام بخاري رحمہ اللہ تعالي نے ابن عباس رضي اللہ تعالي عنھما سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتےہيں كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم مدينہ تشريف لائے تو وہ كھجوروں ميں دو اور تين برس كي بيع سلف كرتے تھے، تو رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

(جس نے بھي كسي چيز كي بيع سلف كي وہ معلوم ماپ اور تول اور مدت معلومہ ميں بيع كرے) صحيح بخاري حديث نمبر (2086) .

بيع سلف نصا اوراجماعا جائز ہے، اور يہ بيع التقسيط كےمشابہ ہے، علماء كرام نے بيان كيا ہے كہ اس كي حكمت يہ ہے كہ خريدار اس ميں سستي قيمت كا فائدہ حاصل كرتا ہےاور فروخت كرنےوالا مال پہلےحاصل كركےنفع حاصل كرتا ہے، اور يہ دليل ہے كہ خريدوفروخت ميں مدت كا قيمت ميں حصہ ہے، اور خريدوفروخت ميں اس كا كوئي حرج نہيں. ديكھيں: المغني (6 / 385) .

4 ـ ادھار كے عوض ميں قيمت زيادہ كرنا مسلمانوں كا عمل بن چكا ہے اور اس پر كوئي اعتراض نہيں، لھذا اس صورت كي بيع پر يہ اجماع كي مانند ہے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالي سے مدت كےعوض ميں قيمت زيادہ كرنے كے حكم كےمتعلق سوال كياگيا تو ان كا جواب تھا:

اس معاملہ میں کوئي حرج نہیں، اس لیےکہ نقدکي بیع ادھار کےعلاوہ ہے، اور آج تك مسلمان اس طرح کےمعاملات کر رہے ہیں، اس کےجواز پر ان کي جانب سے یہ اجماع کي مانند ہي ہے، اور بعض شاذ اہل علم نےمدت کےعوض قیمت زیادہ کرنا منع قرار دیا ہےاور ان کا گمان ہے کہ یہ سود ہے، اس قول کي کوئي وجہ نہیں بنتي، اور نہ ہي سود ہے، اس لیے کہ تاجرنےجب ادھار سامان فروخت کیا تووہ مدت کي وجہ قیمت زیادہ کرکےنفع حاصل کرنےپرمتفق ہوا اورخریدار بھي مہلت اورمدت کي بنا پر قیمت زیادہ دینےپر متفق ہوا کیونکہ وہ نقد قیمت ادا کرنے کي استطاعت نہیں رکھتا، تواس طرح دونوں فریق اس معاملہ سے نفع حاصل کرتےہیں.

نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم سے بھي اس کا ثبوت ملتا ہے جواس کےجواز پر دلالت کرتا ہےوہ یہ کہ نبي کریم سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ تعالي عنہما کو لشکر تیار کرنےکاحکم دیا، تو وہ ادھار میں ایك اونٹ کےبدلے دواونٹ خریدتےتھے، پھر یہ معاملہ اللہ سبحانہ وتعالي کےمندرجہ ذیل فرمان میں بھي داخل ہوتا ہے:

اے ایمان والو! جب تم آپس میں میعاد مقرر تك کےلیے قرض کا لین دین کروتواسےلکھ لیا کرو البقرۃ (282).

اوریہ معاملہ بھي جائز قرضوں میں سے اور مذکورہ آیت میں داخل ہےاور یہ بیع سلم کي جنس میں سے ہي ہے.. اھ

دیکھیں: فتاوي اسلامیۃ (2 / 331) .

مزید تفصیل کےلیے دیکھیں: کتاب " بیع التقسیط" تالیف ڈاکٹر رفیق یونس المصري .

واللہ اعلم .